12465 ـ اگر خاوند گھر سے باہر کام کرنے کا کہے تو کیا اس کی اطاعت کرنی واجب ہے

سوال

آج سے پندرہ برس قبل اسلام میں عورت کے حقوق کے بارہ میں سنا تو میں نے اسلام قبول کر لیا، میرا سوال یہ ہے کہ:

مردوں کےذمہ اپنی بیویوں کا نان و نفقہ واجب ہے، اور جب خاوند اپنی بیوی کو کچھ معین اشیاء کی اجازت دے دے تو اس کے لیے ممانعت نہيں، اگر خاوند اپنی بیوی کو کام کے لیے موقع غنیمت جانے تو بیوی اپنے آپ کو کس طرح بچا سکتی ہے؟

مثلا خاوند بیوی کو اپنی تجارت میں کام کرنے کا کہے، اور بچوں کی دیکھ بھال کرے، اور زیادہ سے زیادہ بچے جنے، اور بچے کی پیدائش کے ایك ہفتہ بعد اسے اپنے ساتھ کام پر لے جاؤں، دوکان پر میری ذمہ داری اشیاء فروخت کرنا، اور بچے کو پرورش گاہ چھوڑنا، اور خاوند کے ساتھ کام کاج کرنا، اور گھر میں کھانا تیار کرنا، اور گھر کی صفائی کرنا ہوتا ہے، بعض اوقات وہ میرے ساتھ تعاون کرتا ہے، لیکن وہ مجھے یاد دہانی کیے بغیر کوئی کام نہیں کرتا کہ یہ میرا کام تھا، اور مجھ پر اس کا کرنا واجب تھا. کیا میں گھر سے کام کے لیے نکلنے کا انکار کر سکتی ہوں، میں صرف گھر میں ہی رہوں اور مجھ پر میرا خاوند ہی خرچ کرے؟

یا کہ مجھ پر اپنے خاوند کی اطاعت کرنا واجب ہے، کیونکہ وہ مجھ سے کسی حرام فعل کا مطالبہ نہیں کرتا؟

میں اسے اطمنان دلانے کی بار بار کوشش کر کے تھك چکی ہوں کہ میری جگہ تو صرف گھر ہے، اور اسے میری ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے، لیکن وہ ہمیشہ ہی اس کے کام سے ناراض رہتا ہے.

کلام طویل ہونے پر مجھے افسوس ہے، لیکن بہت سی عام بہنوں کے ہاں بھی یہی مشکل ہے، کہ اللہ تعالی کی طرف سے انہیں عطا کردہ حقوق سلب ہو رہے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالی نے عورت پر مرد کو دو معاملوں کی بنا پر قوامیت اور حکمرانی دی ہے:

ان میں سے ایك تو اللہ تعالی کی جانب سے وہبی ہے، اور دوسری مرد کی جانب سے کسبی ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

مرد عورتوں پر حاکم ہيں، اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایك کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور اس وجہ سے کہ

مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں النساء (34).

جنس مرد کو اللہ تعالی نے جنس عورت پر عقل و تدبیر اور قوت کی بنا پر فضیلت دی ہے جس میں کسی قسم کا جدال نہیں ہے، اور یہ ایك وہبی چیز ہے، لیکن کسبی چیز خاوند کا اپنی بیوی پر خرچ کرنا جو کہ واجبات میں شامل ہوتا ہے، یہ بھی عورت پر مرد کی قوامیت کی دلیل ہے.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عورتوں کے متعلق اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور اس سے ڈرو، تم نے انہیں اللہ تعالی کی امانت کے ساتھ حاصل کیا ہے، اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کےکلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے، اچھے طریقہ اور احسن طور پر ان کا نان و نفقہ اور ان کا لباس تمہارے ذمہ ہے"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (1218).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح میں کہتے ہیں:

اس حدیث میں خاوند پر بیوی کا نان و نفقہ اور اس کا لباس واجب ہونے کی دلیل ہے، اور یہ اجماع کے ساتھ ثابت ہے.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (8 / 184).

اور خاوند کے ذمہ نان و نفقہ کے وجوب کے اسباب میں یہ بھی ہے کہ: بیوی پر جو خاوند اور اس کی اولاد کے واجبات ہیں اس کی بنا پر کمائی سے محبوس ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اہل و عیال پر نفقہ کے وجوب کا باب :

اور اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بیان کی ہے:

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" افضل صدقہ وہ ہے جو غنا کے وقت ہو، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اور اس سے شروع کرو جو تمہاری عیالت میں ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1426) صحیح مسلم حدیث نمبر (1034)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ ترجمۃ الباب میں اہل سے مراد بیوی ہے... اور معنی کے اعتبار سے یہ کہ خاوند کے حق کی بنا پر وہ کمائی کرنے سے محبوس ہے، اور اس نان و نفقہ کے وجوب پر اجماع منعقد ہے.

دیکھیں: فتح الباری (9 / 625).

لہذا خاوند پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی سے ڈرے جو اس کا پروردگار ہے، اور بیوی اور اولاد کی شکل میں اللہ تعالی نے جو اس کے پاس امانت رکھی ہے اس کی حفاظت کرے، اور اس کے لیے کسی بھی صورت میں جائز نہیں کہ وہ بیوی کو ایسے کام کرنا کا کہے جس کی اس میں طاقت نہیں.

اور اسی طرح بیوی کے ذمہ کام کاج اور گھر کا خرچ اور خاوند پر خرچ کرنا بھی نہیں ہے، بلکہ نان و نفقہ تو خاوند پر واجب ہے، چاہے بیوی کتنی بھی مالدار ہی کیوں نہ ہو.

عورت کا گھر میں ایك عظیم دور ہوتا ہے وہی ہے جو گھر کی حفاظت اور اس کی دیکھ بھال کرتی ہے، اور گھر کی صفائی اور ترتیب و تزیین کر کے خاوند کا حق ادا کرتی ہے، اور کھانا کی تیاری اور اولاد کی دیکھ بھال اور اسی طرح دوسرے بہت سے بڑے کام بھی سرانجام دیتی ہے.

عورت پر گھر سے باہر نکل کر کام کرنا واجب نہیں، اور خاص کر جب اس کا گھر سے نکلنے میں اجنبی مردوں کے ساتھ اختلاط ہوتا ہو، یا پھر گھر اور بچوں کے واجبات میں کمی و کوتاہی ہوتی ہو تو اس کا گھر سے باہر نکلنا بالکل جائز نہیں ہے.

لہذا نان و نفقہ ۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ بالاجماع خاوند کے ذمہ واجب ہے، تو اس لیے یہ خاوند کے علم میں ہونا چاہیے، اور اسے چاہیے کہ وہ عورت کو گھر میں محفوظ اور بچا کر رکھے، تا کہ اللہ تعالی کی جانب سے اس پر جو وجبات ہیں وہ ادا کر سکے.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (5591) کا جواب ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم .